Sattakingگیم کھیلنے کا حکم

دارالافتاءاھلسنت(دعوت اسلامی)

سوال

Sattakingکھیلنا کیسا ہے؟ اور یہ Satta کیا ہوتا ہے؟ بہت سارے لوگ اسے کھیلتے ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

Sattakingایک گیم کا نام ہے۔ اس گیم کے ذریعے مختلف افراد آن لائن ایپ میں اپنی طرف سے 0 سے لے کر 99 تک کا عدد منتخب کرتے ہیں۔ پھر اس پر رقم لگائی جاتی ہے۔ پھر مخصوص وقت میں اس دن کے رزلٹ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر مطلوبہ نمبر کے مطابق ہو تو پیسے بڑھ جائیں گے ورنہ پیسے ڈوب جائیں گے، یہ بعینہ جوا ہے، جو کہ ناجائز و حرام ہے۔ لہذا Sattakingنامی گیم کھیلنا جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

ترجمہ کنزالعرفان: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (القرآن، سورۃ المائدۃ، پارہ 7، آیت 90)

اس آیت پاک کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے "اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جوئے کا روپیہ قطعی حرام ہے۔ احادیث میں جوئے کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ جوئے کے ایک کھیل کے بارے میں حضرت بریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جس نے نردشیر (جوئے کا ایک کھیل) کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔ اور حضرت ابو عبدالرحمن خطمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جو

شخص نرد کھیلتا ہے پھر نماز پڑھنے اٹھتا ہے، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور سوئر کے خون سے وضو کرکے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔

جوئے کے دنیوی نقصانات :۔۔۔ (1)...جوئے کی وجہ سے جوئے بازوں میں بغض، عداوت اور دشمنی پیدا ہوجاتی ہے اور بسا اوقات قتل و غارت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ (2)...جوئے بازی کی وجہ سے مالدار انسان لمحوں میں غربت و افلاس کا شکار ہوجاتا ہے، خوشحال گھر بدحالی کا نظارہ پیش کرنے لگتے ہیں، اچھا خاصا آدمی کھانے پینے تک کا محتاج ہوکر رہ جاتا ہے، معاشرے میں اس کا بنا ہوا وقار ختم ہوجاتا ہے اور سماج میں اس کی کوئی قدر و قیمت اور عزت باقی نہیں رہتی۔ (3)...جوئے باز نفع کے لالچ میں بکثرت قرض لینے اور کبھی کبھی سودی قرض لینے پر بھی مجبور ہوجاتا ہے اور جب وہ قرض ادا نہیں کرپاتا یا اسے قرض نہیں ملتا تو وہ ڈاکہ زنی اور چوری وغیرہ میں مبتلا ہوجاتا ہے حتّٰی کہ جوئے باز چاروں جانب سے مصیبتوں میں ایسا گھر جاتا ہے کہ بالآخر وہ خودکشی کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے اور انہیں اس شیطانی عمل سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (صراط الجنان، جلد03 صفحہ 23، 24، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تبیین الحقائق میں ہے

”القمار من القمر الذی یزاد تارۃ، وینقص اخری، وسمي القمار قمارا لان کل واحد من المقامرین ممن یجوز ان یذھب مالہ الی صاحبہ، ویجوز ان یستفید مال صاحبہ۔۔۔وھو حرام بالنص“

ترجمہ: قمار قمر سے نکلا ہے، جو کبھی بڑھتا ہے اور کبھی کم ہوجاتا ہے، قمار کو قمار اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں یہ امکان ہوتا ہے کہ جوئے بازوں میں سے ایک کا مال دوسرے کے پاس چلا جائے اور یہ بھی امکان ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کا مال حاصل کرلے۔ اور یہ نص کی وجہ سے حرام ہے۔ (تبیین الحقائق، مسائل شتی، ج6، ص227، مطبوعہ ملتان)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابوشاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-4172

تاریخ اجراء: 08 ربیع الاول 1447ھ/02 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net